الدرس الأول
پہلا درس

من أحكام اليوم الآخر
آخرت پر ایمان

- ایمان کی بنیادوں اور اس کے چھ ارکان میں سے ایک رکن آخرت کے دِن پر ایمان لانا ہے، انسان اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہر اُس بات پر ایمان نہ لے آئے جو آخرت کے حوالے سے کتاب اللہ صحیح سنتِ رسول اللہ میں بیان ہوچکا ہے۔
- یوم آخرت کے بارے میں علم حاصل کرنا، اور کثرت سے اس کا ذکر کرنا بہت اہم ہے اس لئے کہ انسانی نفس کی اصلاح، پرہیز گاری اور دین پر استقامت کے لئے موت کا تذکرہ بہت اہمیت رکھتا ہے، اس دِن کی یاد، وہاں پیش آنے والی مشکلات اور مصائب سے غفلت ہی انسان میں گناہ کرنے کی جرأت وہمت پیدا کرتی ہے اور دل سخت ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالی نے اس دن کے بارے میں فرمایا: ”اگر تم کافر ہی رہے تو اُس دِن سے کیسے بچ پاؤ گے جو بچوں کو بھی بوڑھا کردے گا“۔[المزمل:١٧]۔ دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے: ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے، جس دن تم اُسے دیکھ لوگے، ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، اور تمام حمل والیوں کے حمل گرجائیں گے، اور تم دیکھوگے کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ در حقیقت وہ مدہوش نہ ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے“۔[الحج:١، ٢]۔

الموت
موت کا بیان

ہر زندہ کی اس دنیا میں آخری منزل موت ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: ”ہر جان موت کو چکھنے والی ہے“۔ [آل عمران:١٨٥]. نیز فرمایا: ”جو بھی کائنات میں ہے فنا ہوجائے گا“۔[الرَّحمن:٢٦]۔ اپنے نبی کو مخاطب کرکے فرمایا: ”آپ کو بھی مرنا ہے اور وہ بھی مرکر رہیں گے“۔ [الزُّمر:٣٠]۔ لہذا اس دنیا میں کسی بشر کو ہمیشہ نہیں رہنا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ”ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی بشر کے لئے ہمیشہ رہنے کا حکم نہیں دیا“۔ [االأنبياء:٣٤].

موت کے بارے میں چند باتوں کی طرف اشارہ کردینا مناسب ہے:

١- لوگوں کی بڑی اکثریت موت سے غافل ہے، حالانکہ یہ ایک واقعاتی حقیقت ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں، لہذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ کثرت سے موت کو یاد کرتا رہے، اور اُس کے لئے اس طرح تیاری رکھے، کہ مہلت ختم ہونے سے پہلے پہلے عمل صالح کے ذریعے اپنی دنیا میں رہ کر آخرت کے لئے کمائی کرلے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”پانچ باتوں سے پہلے پانچ چیزوں سے فائدہ اٹھالو، موت سے پہلے زندگی سے، بیماری سے پہلے صحت سے، مصروفیت سے پہلے فرصت سے، بڑھاپے سے پہلے جوانی سے، اور فقیری سے پہلے امیری سے“۔[مستدرک الحاکم ٤/٣٠٦ صحیح ہے بحوالہ صحیح الجامع ح١٠٧٧]۔

یہ بات بھی دھیان میں رہے کہ کوئی مردہ اپنی قبر میں دنیاوی سامان میں سے کچھ بھی لے کر نہیں جاتا، بس اُس کا عمل ہی اس کا ساتھی ہوتا ہے، چنانچہ عمل صالح پر توجہ دو، عمل صالح کے ذریعے ہی سے تم مستقل سعادت حاصل کرسکتے ہو، اور اسی کے ذریعے باذن اللہ عذاب سے نجات پاسکتے ہو۔